۱۹۷۳ء کا دستور اور قرآن وسنت کے احکامات

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق علیہ الرحمۃ کا ۱۹ مارچ ۱۹۷۳ء کا قومی اسمبلی میں خطاب

ہمیں ملک کو ایک ایسا آئین دینا ہے جس میں ملک کی سالمیت، اسلام کا تحفظ اور ملک کے باشندوں کے حقوق کی حفاظت ہو۔

پالیسی کے رہنما اصول کے تحت دفعہ نمبر ۳۱ ذیلی فقرہ نمبر ۲ کی شق میں زکوٰۃ اوقاف اور مساجد کی مناسب تنظیم کا ذکر ہے میری ترمیم نمبر ۳۱ یہ ہے کہ یہ تنظیم اسلامی احکام اور شرعی قواعد کی تابع ہونا ضروری ہے۔

جناب محترم سپیکر صاحب! حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ایوان بہت ہی معزز ایوان اور منتخب ارکین پر مشتمل ہے۔ یہ قوم کا خلاصہ ہے۔ ہمارے ملک کے صدر محترم جناب ذوالفقار علی بھٹو اور جناب وزیر قانون پیرزادہ صاحب نے اپنے متعدد بیانات میں یہ کہا کہ جو ترامیم حزب اختلاف کی جانب سے پیش ہوں گی اگر وہ معقول ہوں، اسلامی ہوں، ہم ان پر غور کریں گے۔ تو اس امید اور جذبے کے ساتھ ہم یہاں حاضر ہوئے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ہمیں ملک کو ایسا آئین دینا ہے جس میں ملک کی سالمیت، اسلام کا تحفظ اور ملک کے باشندوں کے حقوق کی حفاظت ہو، مگر یہاں سب سے پہلے تو جب اسلام کی بات آتی ہے تو کہہ دیا جاتا ہے کہ دفعہ ۲۲۷ کافی ہے۔ مزید ترامیم کی کیا ضرورت ہے اور یہ ٹھیک ہے کہ اس دفعہ میں یہ ذکر ہے کہ قرآن وسنت کے خلاف قانون سازی نہیں ہوگی۔ مگر ہمیں جب اس کے مجوزہ طریق کار پر اطمینان نہیں ہے تو اس پر اکتفار کیسے ہو سکتا ہے۔ ہم یہ پوچھتے ہیں کہ اس کا فیصلہ آخر کیسے ہوگا کہ فلاں قانون کتاب وسنت کی خلاف ورزی نہیں کر رہا۔ اس کی ضمانت کی صورت یہ اختیار کی گئی ہے کہ ایوان یا صدر یا گورنر اس قانون کو اسلامی کونسل کے پاس بھیجے گا وہ چاہے اس پر جلدی غور کرے یا نہ کرے، مگر حکومت اگر مفادِ عامہ کے نام پر ضروری سمجھتی ہے تو قانون پہلے سے بنا سکتی ہے۔ پھر اگر کونسل نے مشورہ دے بھی دیا کہ اسلام کے خلاف ہے تو ایوان اس کا پابند نہیں ہوگا بلکہ دوبارہ غور کرے گا اس پر پابندی لازمی نہیں۔ پھر وہاں کونسل میں علماء کی اکثریت کا امکان نہیں اور ایوان کی اکثریت اگر نہ چاہے تو کونسل میں پہنچ ہی نہیں سکتا۔ تو اس طریق کار کے ہوتے ہوئے ہم کس طرح مطمئن ہو سکتے ہیں کہ قانون سازی کتاب وسنت کے مطابق ہوگی۔ اس خدشے کی بناء پر ہم جہاں جہاں بھی کوئی ایسی بات آتی ہے کہ اسلام کا تحفظ ضروری معلوم ہوتا ہے ہم ترامیم پیش کرتے ہیں اور کھڑے ہو کر اسلام کا تحفظ کرانا چاہتے ہیں اور جب سرکاری مذہب اسلام ہے تو یہاں ہر چیز کے ساتھ اسلام کی قید کیوں نہ لگائی جائے۔

یہاں بھی میری ترمیم اس قسم کی ہے کہ زکوٰۃ اوقاف اور مساجد کا نظم شریعت کے تابع احکام اور قواعد کے مطابق ہونا چاہیئے۔ جن مساجد اور اوقاف کے نظم ونسق حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ وہاں ایک ایک بلب کے لیے درخواستیں دی جاتی ہیں۔ مگر مسجدوں کی حالت (باقی صفحہ ۵۹ پر)

حقائق - سچائی کے عکاس

انشاءاللہ وہ دن اب دُور نہیں جب پاکستان کا شمار بھی صنعتی لحاظ سے ترقی یافتہ ممالک میں ہوگا اور خوشحالی اس دھرتی کے محنتی اور جفاکش عوام کا مقدر ہوگی۔
خود کفالت کا سفر کٹھن ضرور ہے لیکن دل میں منزل کی تڑپ رکھنے والوں کے لیے ناممکن نہیں۔